مسلمانانِ پنجاب کی تنظیم

مولانا سید عطاء اللہ شاہ بخاری کے ہاتھ پر علماء اور عوام کی بیعت

[حضرت علامہ محمد انور شاہ کشمیری رحمۃ اللہ علیہ کی طرف سے سید الاحرار، مولانا عطاء اللہ شاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ کی بیعتِ امیر شریعت کے تاریخ ساز واقعہ کی یہ خبر ممتاز محقق اور مولانا غلام رسول مہر مرحوم کے فرزند محترم امجد سلیم علوی کی عنایت ہے۔ ریسرچ سوسائٹی آف پاکستان کی لائبریری میں اپنے تحقیقی کام کے دوران روزنامہ ''الجمعیت'' دہلی کا ایک شمارہ ان کے زیر مطالعہ آیا۔ یہ ۵؍اپریل ۱۹۳۰ء کا شمارہ ہے جس کے صفحے ۷ کالم ۱، ۲، ۳ پر یہ خبر شائع ہوئی، اُن کے بقول خبر کے اختتام سے اندازہ ہوتا ہے کہ یہ ''انصاف'' سے لی گئی ہے۔ ''انصاف'' روزنامہ ہے یا ہفت روزہ، معلوم نہیں ہوسکا۔ جناب امجد سلیم علوی نے اپنی فیس بک پر بھی اسے چسپاں کردیا ہے۔ اُن کے شکریے کے ساتھ یہ تاریخی خبر ایک مستند حوالے کے ساتھ قارئین کے نذر ہے] (مدیر)

لاہور، ۳۰؍مارچ ۱۹۳۰ء کو انجمن خدام الدین کے سالانہ جلسہ میں مولانا سید عطاء اللہ شاہ صاحب بخاری تقریر فرمارہے تھے۔ آپ نے دوران تقریر لوگوں سے سوال کیا کہ آیا وہ اس انگریزی تہذیب کے مقابلہ میں جو خمر و خنزیر سے پیدا کی گئی ہے۔ اسلامی تہذیب کو بہتر کہتے ہیں یا نہیں۔ اس پر دس بارہ ہزار کے مجمع کے مسلمانوں نے کہا کہ ''ہاں۔''

آپ نے فرمایا کہ اگر تمھارے اس کہنے میں کچھ صداقت ہے تو تم بتاؤ کہ تم اسلامی تہذیب کے قائم رکھنے کے لیے کچھ کرنا چاہتے ہو؟ تمام حاضرین نے کہا کہ بے شک جو کچھ آپ ہمیں حکم دیں گے ہم اس کے لیے تیار ہیں۔ اس مرحلہ پر مولانا حبیب الرحمٰن صاحب لدھیانوی ناظم جمعیت العلماء پنجاب نے کھڑے ہوکر لوگوں سے کہا کہ اگر تم سچے دل سے شاہ صاحب کا حکم ماننے کے لیے تیار ہو تو ان کے ہاتھ پر بیعت کرو اور انھیں اپنا امیر بناؤ۔ یہ جو حکم دیں اسے مانو اور جس سے منع کریں اس سے رک جاؤ۔ اس پر حاضرین نے کہا کہ ہم اسی وقت شاہ صاحب کے ہاتھ پر بیعت کرنے کے لیے تیار ہیں۔ شاہ صاحب خاموش ہوگئے اور دو منٹ کے بعد فرمایا اگر حضرت استاذ العلماء شیخ الحدیث مولانا محمد انور شاہ صاحب مدظلہ العالی مجھے اس کی اجازت دیں تو میں یہ کام کرنے کے لیے تیار ہوں۔ اس پر حضرت استاذ العلماء نے اسی وقت کھڑے ہوکر فرمایا کہ مجھے سید عطاء اللہ شاہ صاحب کی دیانت اور کام پر اعتماد ہے۔ انھوں نے قربانیاں کی ہیں، اس لیے میں خود ان کے ہاتھ پر بیعت کرنے کے لیے تیار ہوں۔ چنانچہ حضرت استاذ العلماء نے اپنا ہاتھ سید عطاء اللہ شاہ صاحب کی طرف بیعت کے لیے بڑھا دیا۔ اس پر سید عطاء اللہ شاہ صاحب نے اپنے دونوں ہاتھ حضرت انور شاہ صاحب کے ہاتھوں میں دے کر رونا شروع کردیا اور مجمع پر اس وقت ایک خاص کیفیت طاری تھی۔ اس طریقہ سے حضرت موصوف نے سید عطاء اللہ شاہ صاحب کو لوگوں سے بیعت لینے کی اجازت دی، اسی وقت ہزارہا لوگ شاہ صاحب کے ہاتھ پر بیعت کرنے کے لیے تیار ہوگئے۔ چنانچہ مولانا ظفر علی خاں صاحب نے بھی کہا کہ میں ان کے ہاتھ پر بیعت کرتا ہوں اور انھیں

اپنا امیر تسلیم کرتا ہوں اور بھی ہزار ہا مسلمانوں نے بیعت کی خواہش کی لیکن سید عطاء اللہ شاہ صاحب نے فرمایا کہ کسی دوسرے وقت یہ کام کیا جائے گا۔

شب کے اجلاس میں سید عطاء اللہ شاہ صاحب بخاری نے فرمایا کہ آج جو صورت حالات پیدا ہوگئی ہے۔ اس کے متعلق میں عرض کر دینا چاہتا ہوں کہ میں اس کا اہل نہیں۔ مجھ سے بہت زیادہ صاحب تقویٰ و علم حضرات یہاں موجود ہیں۔ میری خواہش ہے کہ یہ امانت کسی ایسے شخص کے سپرد کی جائے جو اس کا اہل ہو۔ لیکن اس سے یہ نہ سمجھا جائے کہ میں خدمت سے پہلو تہی کرتا ہوں۔ اگر کوئی اور صاحب اس کے لیے تیار نہ ہوں تو میں جیسا کہ مجھے حکم دیا گیا ہے تیار ہوں۔ آپ حضرات کی دعائیں میرے شامل حال ہوں۔ اس کے بعد استاذ العلماء حضرت علامہ محمد انور شاہ صاحب نے فرمایا کہ یہ جو کچھ آج ہوا ہے یہ محض سماوی طور پر ہوا ہے۔ میں ہر پہلو پر غور کرتے ہوئے سید عطاء اللہ شاہ صاحب کو اس کام کا اہل سمجھتا ہوں اور اگر مجھے اجازت دینے کا حق حاصل ہے تو میں انھیں اجازت دیتا ہوں۔

جلسے کے اختتام پر بعض علماء نے اصرار کیا کہ چونکہ ہمیں صبح واپس جانا ہے اس لیے ابھی ہم سے بیعت لے لی جائے۔ چنانچہ مندرجہ ذیل علماء نے اسی وقت حضرت سید عطاء اللہ شاہ صاحب کے ہاتھ پر بیعت کی اور آخر چند دیگر حضرات نے بھی ان علماء کرام کے بعد بیعت کی۔

(۱) مولانا عبدالعزیز صاحب خطیب جامع مسجد گوجرانوالہ (۲) قاضی نور محمد صاحب خطیب جامع مسجد قلعہ دیدار سنگھ گوجرانوالہ (۳) مولوی عبدالوحید صاحب نائب مدیر اخبار زمیندار لاہور (۴) مولوی عبدالحق صاحب ہزاروی مانسہرہ (۵) مولانا محمد شریف صاحب ناظم جمعیت العلماء ہوشیار پور (۶) مولانا محمد فاضل چکوال ضلع جہلم (۷) مولوی عبدالواحد صاحب جامع مسجد گوجرانوالہ (۸) مولوی نور احمد صاحب خطیب جامع مسجد ضلع گوجرانوالہ (۹) مولوی عبدالرزاق صاحب ریاست بہاولپور (۱۰) مولوی محمد عالم صاحب مانسہرہ ضلع ہزارہ (۱۱) مولوی فتح محمد صاحب آزاد لورا لائی (۱۲) مولوی عبدالرحمٰن صاحب پشاور (۱۳) مولوی عبدالجلیل صاحب ضلع ہزارہ (۱۴) مولوی قمر علی صاحب مسجد آسٹریلیا بلڈنگ لاہور (۱۵) حافظ فقیر محمد صاحب مدرسہ انوار العلوم گوجرانوالہ (۱۶) مولوی قمر الدین صاحب مدرسہ شمس العلوم ریاست بہاول پور (۱۷) مولوی حکیم عبدالرشید صاحب چوہٹہ مفتی باقر لاہور (۱۸) مولوی نور حسن صاحب گوجرانولہ (۱۹) مولوی رحمت اللہ صاحب جامع مسجد گوجرانوالہ (۲۰) مولوی عبداللہ صاحب واعظ ضلع گجرات حال مقیم کوٹلی لوہاران مشرقی (۲۱) مولوی محبوب شاہ صاحب تحصیل تلہ گنگ ضلع کیمبل پور (۲۲) مولوی محمد اکبر صاحب فاروقی جامپور ضلع ڈیرہ غازی خان (۲۳) مولوی محمد یوسف صاحب پشاوری (۲۴) مولوی عبدالستار صاحب پشاوری (۲۵) مولوی مرید احمد شاہ صاحب ڈیرہ اسماعیل خان۔

یہ فہرست بہت طویل ہے اس لیے انھی اسماء گرامی پر اکتفا کیا جاتا ہے۔ (انصاف)

(روزنامہ ''الجمعیت'' دہلی، ۵/اپریل ۱۹۳۰ء)